الحمد للہ کہ رسالہ مفیدہ جو کہ دین کی اصل ہے اور
مسلمان بچوں کو اس کا پڑھنا ضروری ہے بتحریک
مشفقم جناب ابراہیم احمد مرزا صاحب سورتی دام لطفہ

بنام

عقائد اسلام

جسکو حضرت علامۃ العصر والد ماجد مولانا
مولوی الحاج محمد عاشق الٰہی صاحب [illegible] نے مرتب فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باہتمام مولانا مولوی الحاج محمد محمود الٰہی صاحب و مولانا مولوی الحافظ
القاری محمد مسعود الٰہی صاحب و بندہ محمد مقبول الٰہی عفی عنہ نے دہلی میں چھپوا
کر رفاہ عام دینی فائدہ کے لئے شائع کیا

کتبخانہ المطبعۃ الخیریہ مصریہ قیصر گنج سڑک میرٹھ شہر

کتبہ [illegible] احقر مصطفےٰ
[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جاننا چاہیے کہ تمام دینوں میں صرف دین اسلام خدا کا پسند کیا ہوا دین ہے اور جتنے بھی اسلام کا نام لینے والے ہیں انمیں صرف اہل سنّت والجماعت ہی اسلام کے سچے وارث ہیں۔ اور چونکہ کوئی نیک کام عقیدوں کی درستی کے بغیر مقبول نہیں کہ عقیدہ درست ہو تو تھوڑی نیکی بھی بہت ہے اور کوئی گناہ ہو جائے تو اسکے معاف ہونیکی بھی امید ہے۔ لیکن عقیدے ٹھیک نہوں تو اچھے سے اچھا کام بھی برباد ہو جاتا بلکہ نیکی برباد گناہ لازم ہے اسلئے ہم اسلام کے ضروری اور اصل عقیدے لکھتے ہیں۔ انکو غور سے پڑھو اور سمجھو اور اپنے جمے رہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہی عقیدے تعلیم فرمائے تھے۔ بعد میں لوگوں نے نئی نئی باتیں نکالکر اسلام کیطرف منسوب کر دیں اور بہتّر فرقے ہو گئے کہ کوئی نیچری بنگیا کوئی رافضی اور کوئی خارجی اور کوئی قدری۔ ان فرقوں کی باتوں کا کچھ اعتبار نکرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف اہل سنت والجماعۃ کو جنتی فرمایا ہے اور باقی سب فرقوں کو دوزخی۔ وہ سچے عقیدے یہ ہیں:۔

(۱) سارا جہان پہلے نا پید تھا کہ کچھ بھی نہ تھا۔ سب کو ایک پاک ذات نے پیدا کیا جسکا نام اللہ ہے وہ ایک ہے نہ ذات میں اسکا کوئی مثل ہے نہ صفتوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

پوجنے کے لایق صرف وہی ہے۔ اُسکے سوا کسی کو پوجنا شرک کہلاتا ہے جو کبھی معاف نہوگا۔

(۲) حیات و زندگی اُسکی صفت ہے۔ ہر چیز پر اسکو قدرت ہے کہ جو کچھ بھی چاہے وہ کر سکتا ہے ارادہ بھی اُسکی صفت ہے۔ کوئی چھوٹی یا بڑی اور موجود یا معدوم چیز ایسی نہیں جو اسکو معلوم نہو۔ وہ ہر چیز کو دیکھتا اور ہر آواز کو کیسی ہی آہستہ کیوں نہو سُنتا ہے۔ کلام کی صفت اُسکو حاصل ہے کہ جس سے چاہتا ہے بات کرتا اور جو چاہتا ہے حکم دیتا یا منع فرماتا ہے۔ ساری خوبیاں اسکو حاصل ہیں ہر عیب سے پاک ہے۔ عزّت و جلال اُسکی شان ہے۔ اپنے بندوں پر شفقت و مہربانی اُسکا کام ہے۔ گناہوں کو بخشتا ہے۔ آفتوں سے بچاتا ہے۔ جسکو چاہتا ہے بے اندازہ روزی دیتا اور جسکی چاہتا ہے روزی کو تنگ کر دیتا ہے۔ عزّت اور ذلت دینے والا وہی ہے۔ انصاف اور تحمل والا ہے۔ سب پر وہی حاکم ہے۔ اسپر کوئی حاکم نہیں دُعائیں قبول کرتا اور سب کے کام بناتا ہے۔ اُسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اُسی نے سبکو پیدا کیا۔ اُسی کے حکم سے سبکو موت آتی ہے اور وہی سبکو قیامت کے دن پھر پیدا کریگا۔

(۳) اُسکی ذات اور ساری صفتوں کو ہمیشگی حاصل ہے۔ وہ جسم سے اور جسمانی صفتوں سے پاک ہے کہ مکان اور وقت و زمانہ یا بیماری و تندرستی اور رنج و خوشی اور جوانی و بڑھاپا اور دُبلاپن و موٹاپا غرض جو چیزیں جسم کو لاحق ہوتی ہیں وہ سب سے بری ہے۔ کسی چیز سے اُسکو اتصال نہیں۔ نہ وہ کسی میں حلول کرتا ہے نہ اُسمیں کوئی چیز حلول کرتی ہے۔ نہ اُسکے اولاد ہے نہ بی بی۔ نہ وہ کسی کی اولاد اور نہ وہ تغیرات و

toobaa-elibrary.blogspot.com

احتیاج کی باتیں اسکی ذات کو شایان۔ کوئی چیز اُسپر واجب و ضروری نہیں۔ جو چاہے حکم دے کوئی اسکو روکنے ٹوکنے والا نہیں جسکو چاہتا ہے گناہ پر سزا دیتا اور جسکو چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔ دنیا جہان میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اُسی کے حکم سے ہوتا ہے کہ اسکی مشیت کے بغیر کوئی پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔

(۴) عالم میں بھلا برا جو کچھ بھی ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ اُسکے ہونیسے پہلے ہمیشہ سے جانتا اور اپنے جاننے کیموافق اسکو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسیکا نام ہے۔ زہر اور تریاق شر اور خیر سبکا خالق وہی ہے۔ ہماری نیک و بد اعمال سب اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں البتہ ان اعمال کی کاسب اور کرنیوالے ہم ہیں۔ اُسنے بندونکو سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کا کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر اس کام کے پیدا کرنیکی طاقت اللہ کے سوا کسیکو نہیں ہے۔ سارا کارخانہ عالم اُسیکے چلائے چل رہا ہے جسکی مثال ایسی نہیں جیسے گھڑی میں کوک دیکر الگ ہوگیا کہ اب اسکی سوئیاں خود بخود چلتی رہینگی اور کوک ختم ہوتے ہی ساری مشین رک جائیگی۔ بلکہ ایسی مثال ہے جیسے کوئی گھڑی کی سوئیوں کو اپنے ہاتھ سے چلائے کہ جبتک چلانا چاہیگا چلائیگا اور جب روکنا چاہیگا ہاتھ اٹھا لیگا اور مشین بند ہو جائیگی اُسنے اپنے بندونکو طرح طرح کے کاموں پر مقرر کیا ہے مثلاً ملک الموت کو روح قبض کرنے پر اور نبیوں کو مخلوق کی ہدایت پر مگر اپنے خدائی اختیارات کسیکو بھی نہیں دیئے اس لئے اللہ کے حکم اور مشیت کے بغیر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ مارنیوالا۔ زندہ رکھنے والا۔ نفع یا نقصان پہونچانیوالا اور ہدایت بخشنے والا وہی ایک ہے۔

(۵) اللہ نے بندونکو ایسے کام کا کبھی حکم نہیں دیا جو اُن سے ہو نہ سکے اور نہ وہ اپنے افعال میں مجبور ہیں کہ اُن کا ہاتھ ہلانا ایسا ہو جیسے رعشہ کی حرکت ہوتی ہے اگر چاہیں حرکت نہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان کے اختیار سے باہر ہے۔ بلکہ انکو اختیار دیا گیا ہے کہ جو کام چاہیں کریں اور جو چاہیں نہ کریں۔ اسی اختیار پر انکو نیک کام کرنیکی وجہ سے ثواب ملتا ہے اور گناہ کرنے پر سزا ملیگی مگر یہ اختیار ایسا نہیں جو اللہ کی مشیت کا ماتحت بننے سے آزاد کردے اور اسی لئے یوں کہتے ہیں کہ انسانی اختیار کی حقیقت پوری طرح سمجھ میں نہیں آسکتی۔

(۶) اللہ کے جو نام شریعت نے بتادئے ہیں صرف انہیں ناموں سے اسکو پکارنا چاہئے انکے علاوہ اپنے یا کسی دوسرے کے گھڑے ہوئے نام (جیسے نارائن یا پرمیشر یا باپ یا اُستاد وغیرہ) سے پکارنا درست نہیں۔ اسیطرح اللہ کے ناموں کا کسی زبان میں ایسا ترجمہ کرنا کہ پورا مفہوم ادا نہ ہوسکے اور عیب کا رنگ پیدا ہو جائز نہیں ہے جیسے قدیم کا ترجمہ پرانا یا کہنہ۔ البتہ مفہوم پورا ادا ہو جائے تو دوسری زبان میں ترجمہ بھی جائز ہے جیسے رب کا ترجمہ پروردگار۔ اور مالک کا ترجمہ خدا اور خداوند۔

(۷) بہت سے پیغمبر اللہ کے بھیجے ہوئے بندوں کو اللہ کے پسندیدہ راستہ دکھلانے اور اُسکی خوشنودی حاصل کرنیکا طریقہ بتانیکے لئے دُنیا میں آئے۔ اُنکی ٹھیک شمار اللہ ہی کو معلوم ہے۔ ان پیغمبروں کو سب گناہوں سے پاک سمجھنا چاہئے۔ انکی سچائی بتانیکو اللہ نے انکے ہاتھوں ایسی مشکل باتیں ظاہر کرائیں جو کسی دوسرے سے نہ ہوسکیں جیسے حضرت موسیٰؑ کے پتھر پر لاٹھی مارنے سے چشمہ جاری ہوگیا۔ انکے ہاتھ کی لاٹھی اژدہا بنکر جادوگروں کے سانپوں کو نکل گئی۔ یا حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ لگانے سے اندھا چوپٹ سوانکھا اور کوڑھی بالکل تندرست اور مرا ہوا شخص زندہ ہوگیا۔ ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں پیغمبروں میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ اور باقی سب درمیان میں ہوئے جنمیں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے نوح علیہ السلام۔ ابراہیم علیہ السلام

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسحاق علیہ السلام۔ اسماعیل علیہ السلام۔ یعقوب علیہ السلام۔ یوسف علیہ السلام۔ داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام۔ ایوب علیہ السلام۔ موسیٰ علیہ السلام۔ ہارون علیہ السلام۔ زکریا علیہ السلام یحییٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام۔ الیاس علیہ السلام۔ الیسع علیہ السلام یونس علیہ السلام۔ لوط علیہ السلام۔ ادریس علیہ السلام۔ ذوالکفل علیہ السلام صالح علیہ السلام ہود علیہ السلام اور شعیب علیہ السلام۔

(۸) پیغمبروں میں سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ آپکے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا۔ قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہونگے آپ سب کے پیغمبر ہیں۔

(۹) محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جاگتے ہوئے اسی جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور پھر جہاں تک بھی چاہا پہونچایا اور مکہ میں پہونچا دیا۔ اسکو معراج کہتے ہیں۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کی ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ انکو فرشتہ کہتے ہیں۔ بہت سے کام انکے حوالہ ہیں جنکو کاہلی کے بغیر وہ انجام دیتے ہیں اور کبھی اللہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے۔ انمیں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام۔ اسرافیل علیہ السلام اور عزرائیل علیہ السلام۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے پیدا کی ہے اور وہ بھی ہمیں نظر نہیں آتی۔ ان کو جن کہتے ہیں۔ انمیں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں اور انکے اولاد بھی ہوتی ہے۔ انمیں زیادہ مشہور ابلیس یعنی شیطان ہے۔

(۱۱) مسلمان جب صحیح عقیدے رکھتا اور دل سے اللہ کی عبادت کرتا اور گناہوں سے بچتا اور ہر چیز سے زیادہ اللہ کی محبت رکھنے لگتا ہے تو وہ اللہ کا دوست بنجاتا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسکو ولی کہتے ہیں۔ ایسے شخص سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو دوسروں سے نہیں ہو سکتیں۔ ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں۔ مگر ولی کتنے ہی بڑے درجہ کا ہو جائے نبی کے مرتبہ پر نہیں پہونچ سکتا۔ اور جب تک ہوش وحواس باقی ہیں شرع کی پابندی اسپر لازم رہتی ہے کوئی عبادت اُس سے معاف نہیں ہوتی اور کوئی گناہ اُسکے لیئے جائز نہیں بنتا۔

(۱۲) جس شخص کا عقیدہ یا عمل شریعت کے خلاف ہو وہ کبھی ولی نہیں بن سکتا۔ اگر اس سے کوئی اچنبھے کی بات ظاہر ہو تو وہ کرامت نہیں ہے بلکہ جادو یا شعبدہ اور شیطانی دھندا ہے۔ اِس سے ہرگز عقیدہ نہ رکھنا چاہیئے۔

(۱۳) دین میں کوئی نئی بات نکالنا جو قرآن وحدیث میں نہیں ہے بدعت کہلاتی ہے۔ اور بدعت بڑا گناہ ہے۔

(۱۴) اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں پر چھوٹی بڑی کتابیں حضرت جبرئیلؑ کی معرفت آسمان سے اُتاریں کہ وہ اپنی اُمّت کو دین کی باتیں بتا دیں اِنمیں چار کتابیں زیادہ مشہور ہیں۔ توریت جو حضرت موسیٰؑ پر اتری۔ زبور جو حضرت داؤدؑ پر نازل ہوئی۔ انجیل جو حضرت عیسیٰؑ کو ملی اور آخری کتاب قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا دوسری کتابوں کو گمراہوں نے بدل ڈالا مگر قرآن مجید کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے اسلیئے اسکو کوئی بدل نہیں سکتا اور اسکا حکم قیامت تک جاری رہیگا کہ سارے دین اسکے سامنے منسوخ ہو گئے۔

(۱۵) جس مسلمان مرد یا عورت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ صحابی کہلاتا ہے انکا اتنا بڑا مرتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ولی بھی انکے ادنیٰ درجہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگر انکے آپس کا کوئی لڑائی جھگڑا سنو تو بھول چوک سمجھو اور برائی کے ساتھ تذکرہ نکرو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان سب میں برتر چار صحابی ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو آنحضرت کے بعد انکی بعد آپکی جگہ بیٹھے اور دین کو سنبھالا۔ انکو خلیفۂ اول کہتے ہیں اور یہ تمام امّت میں سب سے بہتر ہیں۔ انکے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو دوسرے خلیفہ ہیں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہیں

(۱۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اور بیبیاں سب کی تعظیم کرنا ضروری ہے اولاد میں سب سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہؓ کا ہے۔ اور بیبیوں میں حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ حضرتؐ کی صحابہ دوسرے نبیوں کے صحابہ سے افضل ہیں۔

(۱۷) اللہ و رسول کی سب باتوں کو سچّا سمجھنا اور مان لینا ضروری ہے۔ کسی ایک بات میں بھی شک رکھا یا جھٹلایا یا اسمیں عیب نکالا یا اسکا مذاق اڑایا تو ایمان جاتا رہیگا۔ اسی طرح گناہ کو حلال سمجھنا بھی کفر ہے اور اللہ سے نڈر ہوجانا یا نا امید ہوجانا یا کسی سے غیب کی بات پوچھنا اور یقین کرلینا بھی کفر ہے کیونکہ غیب کا حال سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

(۱۸) مرنیکے بعد انسان قبر میں یا جس حال میں بھی ہو اسکے پاس خدا کے دو فرشتے منکر و نکیر آتے اور اُس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے اور تیرا دین کیا ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں۔ پس اگر مُردہ ایمان دار ہوتا ہے تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اُسکے لئے جنّت کی کھڑکی کھلجاتی ہے اور اسکو سب طرح کا چین و آرام حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر مُردہ ایمان دار نہوا تو وہ سب باتوں کے جواب میں کہتا ہے مجھے خبر نہیں۔ پھر اُسکے لئے دوزخ کا دروازہ کھلجاتا اور طرح طرح کی سختی اور تکلیف ہوتی رہتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالی اس امتحان سے معاف کردیتا ہے۔ مگر یہ سب باتیں مُردہ کو معلوم ہوتی ہیں ہمیں نظر نہیں آتیں۔ جیسے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سوتا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور پاس بیٹھے ہوئے جاگتے آدمی کو کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

(۱۹) مردہ کیلئے دعا کرنے اور کچھ خیر خیرات دیکر یا کوئی نیک کام کر کے اسکو ثواب بخشنے سے اسکو ثواب پہونچتا اور بہت نفع ہوتا ہے۔

(۲۰) ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے کہ انسان جن فرشتے زمین آسمان عرش کرسی غرض سارا عالم فنا ہو جائیگا۔ صرف اللہ پاک کی ذات جو صفاتِ کاملہ سے موصوف ہے باقی رہیگی۔ اسکے بعد پھر سب زندہ کئے جائینگے۔ جو کچھ برا یا بھلا دنیا میں کیا تھا اسکا حساب کتاب ہوگا اور جزا و سزا ملیگی۔ اسکا نام قیامت اور روز جزا ہے۔ آواگون کا عقیدہ کہ روح ایک بدن سے نکلکر دوسرے بدن میں جاکر پھر دنیا میں آتی ہے بالکل باطل اور غلط ہے۔ ہاں دنیا کے فنا ہو جانے پر سبکو دوسرے عالم میں جانا ہے جسکو آخرت کہتے ہیں۔

(۲۱) قیامت کی تاریخ یا آنیکا وقت کسی پیغمبر نے نہیں بتایا۔ ہاں اسکی نشانیاں ہمارے پیغمبر نے بتائی ہیں جو اپنے اپنے وقت پر ضرور ہونیوالی ہیں۔ بڑی نشانیاں یہ ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہونگے اور خوب انصاف سے بادشاہی کرینگے۔ کانا دجال نکلیگا اور دنیا میں بہت فساد مچائیگا۔ اسکے قتل کرنے کو حضرت عیسے علیہ السلام آسمان سے اُترینگے اور اسکو مار ڈالیں گے۔ یاجوج ماجوج جو بڑے زبردست لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل جائینگے اور اودھم مچائینگے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہونگے۔ دابۃ الارض ایک عجیب خلقت کا جانور ہے مکہ کے صفا پہاڑ سے نکلیگا اور لوگوں سے انسانی زبان میں باتیں کریگا۔ قرآن مجید اُٹھ جائیگا اور تھوڑے دنوں میں سارے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلمان مرجائینگے ساری دُنیا کافروں سے بھر جاویگی پھر قیامت کا سامان شروع ہوگا حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے جو سینگ کی شکل ایک بہت بڑی چیز ہے۔ بس زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ہوجائیں گے۔ تمام مخلوقات مرجائیگی اور جو مرچکے ہیں اُنکی روحیں بیہوش ہوجائیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جنکا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے۔ ایک مدّت اسی کیفیت پر گذر جائیگی۔ پھر حضرت اسرافیل دوسری بار صور پھونکیں گے تو سارا عالم پیدا ہو جائیگا اور سب قیامت کے میدان میں اکھٹے ہونگے وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب لوگ پیغمبروں کے پاس سفارش کرانیکے لئے جائینگے اور آخر ہمارے پیغمبرؐ سب کی سفارش کرینگے۔ اور حساب کتاب شروع ہو جائیگا۔

(۲۲) اعمال کے تولنے کیلئے ترازو کھڑی کیجائیگی جسمیں نیکی و بدی کا وزن ہوگا۔ جنکا نیکیوں کا پلّہ بھاری ہوگا وہ جنّت میں جائینگے اور جنکی بدیوں کا پلّہ بھاری ہوگا وہ دوزخ میں جائیں گے بعضے بے حساب بھی جنّت میں جائیں گے۔ ساری عمر جسنے جو کچھ کیا ہے اسکو کرامؑ کاتبین فرشتوں نے لکھ لیا ہے وہ اعمال نامے سبکے محفوظ ہیں۔ اس دن نیکوں کے اعمال نامے انکے داہنے ہاتھ میں اور بدوں کے اعمال نامے اُنکے بائیں ہاتھ میں دیدیئے جائیں گے۔

(۲۳) ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کو حوضِ کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ دوزخ کے اوپر ایک پُل بنایا جائیگا جسکا نام پلصراط ہے اور سبکو اسپر چلنا ہوگا۔ جو نیک ہیں وہ پار ہوکر بہشت میں پہونچ جائیں گے اور جو بد ہیں وہ اسپر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

(۲۴) بہشت پیدا ہوچکی ہے اور اسمیں اعلیٰ درجہ کے مکانات عمدہ عمدہ باغ دودھ

اور شہد اور نفیس و پاکیزہ شراب اور لذیذ پانی کی نہریں اور ہر قسم کی نعمتیں ہیں۔ جو اسمیں داخل ہوگا اسکو کسی قسم کا ڈر اور غم نہوگا اور وہ اسمیں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اسی طرح دوزخ بھی پیدا ہو چکی ہے اور اسمیں سانپ بچھو آگ۔ غرض اور طرح طرح کی تکلیفوں کا سامان ہے جنمیں ذرا بھی ایمان ہے وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر یا پیغمبروں اور ولیوں کی سفارش پر دوزخ سے نکلکر بہشت میں چلے جائیں گے اور جو کافر و مشرک ہیں وہ اسمیں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے کہ انکو موت بھی نہ آیگی بہشت و دوزخ کے درمیان ایک مقام ہے جسکا نام اعراف ہے۔ وہاں کے لوگ جنتیوں اور دوزخیوں دونوں کو دیکھیں گے اور اُن سے کلام کرینگے۔

(۲۵) اللہ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو معاف کردے اور بالکل سزا نہ دے۔ مگر وہ شرک اور کفر کا گناہ کبھی معاف نہ فرمائیگا اور اسکے سوا جس گناہ کو چاہیگا اپنی مہربانی سے معاف فرما دیگا۔

(۲۶) ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن بیشمار گنہگاروں کی سفارش فرمائیں گے۔ اور اس کا نام شفاعت ہے۔ آپ کی شفاعت تین قسم کی ہوگی۔ بعض کو دوزخ میں جانے سے بچانے کے لئے۔ بعض کو دوزخ سے نکالنے کے لئے اور بعض کے مراتب بڑھانے کے لئے تینوں قسم کی شفاعت قبول کیجائیگی۔ اس وقت آپکا بلند مرتبہ اور اللہ کا محبوب ہونا سب اگلوں پچھلوں پر ظاہر ہوگا۔ پھر اور انبیا بھی شفاعت کریں گے اور آپ کی امت کے علما و شہدا و اولیا بھی شفاعت کرینگے۔

(۲۷) بہشت میں سب سے بڑی نعمت اللہ کا دیدار ہے جو بہشتیوں کو نصیب ہوگا

کہ جسطرح دُنیا میں آسمان کے بے غبار ہونے پر چودھویں رات کا چاند دیکھتے ہیں اسی طرح حق تعالیٰ کو بے نقاب دیکھیں گے جسکی لذت کی کوئی حد نہیں دنیا میں جاگتے ہوئے اِن آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

(۲۸) عمر بھر کوئی کیسا ہی بُرا بھلا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ اور زندگی کا آخری سانس گذرے اُسی کا اعتبار ہے۔

(۲۹) آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا ایمان لاوے وہ اللہ کے ہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور فرشتے دکھائی دینے لگیں تو اُسوقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ ایمان۔

(۳۰) جن لوگوں کا نام لیکر بہشتی ہونا اللہ و رسول نے بتا دیا ہے اُن کے سوا اور کے بہشتی ہونیکا یقینی حکم نہیں لگا سکتے۔ البتہ اچھی نشانیاں دیکھکر اچھا گمان اور اللہ سے رحمت کی اُمید رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح جسکا نام لیکر اللہ و رسول نے کافر نہیں کہا یا لعنت نہیں کی اُسکا نام لیکر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت جھوٹوں پر لعنت۔

یا اللہ ہمارے عقیدے اور اعمال درست فرما اور ایمان کی حلاوت دے اور دُنیا سے ایمان کے ساتھ اُٹھنا نصیب کر۔ قبر کی بیکسی اور تنہائی کے وقت مدد کیجیو اور قیامت کے دن سُرخرو بنا ئیو اور ذلت و رسوائی سے بچا کر جنت میں داخل فرمائیو کہ ہر جگہ اور ہر حال تیری مدد اور تیرے فضل کی ضرورت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بعض کفر و شرک کی باتیں اور بڑے گناہ

[1] کفر کو پسند کرنا۔ [2] کفر کی باتوں کو اچھا جاننا۔ [3] کسی دوسرے سے کفر کی کوئی بات
کرانا۔ [4] کسی وجہ سے اپنے ایمان پر پشیمان ہونا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلاں بات
حاصل ہو جاتی۔ [5] اولاد وغیرہ کے مر جانے پر رنج میں اس قسم کی بات کہنا کہ خدا کو
بس اسی کا مارنا تھا دنیا بھر میں مارنیکے لئے بس یہی تھا۔ خدا کو ایسا نہ چاہئے تھا۔ [6] ایسا
ظلم کوئی نہیں کرتا جیسا تو نے کیا وغیرہ۔ [7] خدا اور رسول کے کسی حکم کو برا سمجھنا۔ [8] اس میں
عیب نکالنا۔ کسی نبی یا فرشتہ کی حقارت کرنا۔ [9] انکو عیب لگانا۔ [10] کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ
یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے سب حال کی انکو ہر وقت ضرور خبر رہتی ہے۔ [11] نجومی پنڈت یا جسپر
جن چڑھا ہو اس سے غیب کی خبریں پوچھنا [12] یا فال کھلانا پھر اسکو سچ جاننا۔ [13] کسی
بزرگ کے کلام سے فال دیکھکر اس کو یقینی سمجھنا۔ [14] کسی کو دور سے پکارنا اور یہ
سمجھنا کہ اسکو خبر ہو گئی۔ [15] کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا۔ [16] کسی سے مرادیں مانگنا روزی
و اولاد مانگنا۔ [17] کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔ [18] کسی کو سجدہ کرنا۔ [19] کسی کے نام کا جانور چھوڑنا
یا چڑھاوا چڑھانا۔ [20] کسی کے نام کی منت ماننا۔ [21] کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا۔ [22] خدا
کے حکم کے مقابلہ میں کسی رسم کو مقدم رکھنا۔ [23] کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح
کھڑا رہنا۔ [24] کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا۔ [25] جن بھوت پریت وغیرہ کے چھوڑ دینے کے
لئے انکی بھینٹ دینا یا بکرا وغیرہ ذبح کرنا۔ [26] کسی کی دوہائی دینا۔ [27] کسی جگہ کا کعبہ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

برابر ادب و تعظیم کرنا۔ کسی[۲۸] کے نام پر بچہ[۲۹] کے کان ناک چھیدنا یا بالی بلاق پہننا نا۔ کسی[۳۰] کے نام کا بازو پر پیسہ باندھنا یا گلے میں ناڑا ڈالنا۔ سہرا باندھنا۔ بدھی[۳۱] پہننا۔ فقیر بنانا۔ علی بخش[۳۲] حسین بخش عبد النبی وغیرہ نام رکھنا۔ کسی جانور[۳۳] پر کسی بزرگ کا نام لگا کر ادب کرنا۔ دنیا[۳۴] کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا۔ اچھی بری[۳۵] تاریخ اور دن کا پوچھنا۔ شگون[۳۶] لینا۔ کسی مہینہ[۳۷] یا تاریخ کو منحوس سمجھنا۔ کسی[۳۸] بزرگ کا نام وظیفہ کے طور پر جپنا۔ خدا[۳۹] کے ساتھ رسول کو ملا کر یوں کہنا کہ خدا اور رسول چاہیگا تو فلاں کام ہو جاویگا۔ کسی[۴۰] کے نام یا سر کی قسم کھانا۔ تصویر[۴۱] رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔ جنیو باندھنا یا سر پر چوٹی رکھنا یہ سب شرک کی باتیں ہیں۔ ان سے بہت بچنا چاہیے۔

ناحق خون کرنا یا مثلاً اپنا بچہ جینے کے لئے ٹوٹکے کرنا جنسے دوسروں کا بچہ مرجائے ماں[۲] باپ کو ستانا۔ یتیموں[۳] کا یا کسی کا ناحق مال کھانا۔ لڑکیوں[۴] کو میراث نہ دینا۔ کسی[۵] عورت کو ذرا سے شبہ میں زنا کی تہمت لگانا۔ کسی[۶] پر ظلم کرنا۔ کسی کو اس کے پیچھے بدی سے یاد کرنا۔ کہ اسکا نام غیبت ہے۔ وعدہ[۸] کر کے پورا نہ کرنا۔ امانت[۹] میں خیانت کرنا۔ خدا[۱۰] کا کوئی فرض مثلاً نماز یا روزہ یا حج و زکوٰۃ کا چھوڑنا۔ قرآن[۱۱] شریف پڑھکر بھلا دینا۔ جھوٹ[۱۲] بولنا۔ خصوصاً جھوٹی قسم کھانا۔ خدا[۱۳] کے سوا اور کسی کی قسم کھانا یا اس طرح قسم کھانا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہو۔ ایمان پر خاتمہ نہو۔ خدا[۱۴] کے سوا اور کسی کو سجدہ کرنا۔ کسی[۱۵] مسلمان کو کافر یا بے ایمان یا خدا کا دشمن کہنا یا یہ کہ تجھپر خدا کی پھٹکار۔ چوری[۱۶] کرنا۔ بیاج[۱۷] لینا یا بغیر شرعی ضرورت کے بیاج دینا۔ ناچ[۱۸] کی گرائی سے خوش ہونا۔ مول[۱۹] چکا کر زبردستی کم دینا۔ ترازو[۲۰] کے باٹ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یا تانبے کا گز کم رکھکر تول اور ناپ میں کم دینا۔ غیر محرم[21] کے پاس تنہائی میں بیٹھنا زنا یا[22] اغلام کرنا۔ جوا[23] کھیلنا یا بدبد کے یا تاش وغیرہ[24] کھیلنا۔ کافروں کی رسمیں پسند کرنا یا ان کے میلوں ٹھیلوں میں شریک ہونا۔ کھانے[25] کو برا کہنا۔ ناچ[26] دیکھنا یا راگ باجا سننا۔ قدرت[27] ہوتے پر دوسروں کو گناہ سے[28] نہ روکنا اور منع نکرنا۔ کسی سے[29] مسخرہ پن کر کے بے حرمت اور شرمندہ کرنا۔ کسی کا[29] عیب ڈھونڈنا۔ یہ سب بڑے گناہ ہیں جنکو کبیرہ کہتے ہیں۔ اور سب سے بڑا گناہ[30] یعنی اکبر الکبائر اللہ کا شریک ٹھیرانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے نسب نامے،

ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بڑے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہیں۔ آپ کا نسب اس طرح ہے محمد[1] بن عبداللہ[2] بن عبدالمطلب[3] بن ہاشم[4] بن عبدمناف[5] بن قصی[6] بن کلاب[7] بن مرہ[8] بن کعب[9] بن لوی[10] بن غالب[11] بن فہر[12] بن مالک[13] بن نضر[14] بن کنانہ[15] بن خزیمہ[16] بن مدرکہ[17] بن الیاس[18] بن مضر[19] بن نزار[20] بن معد[21] بن عدنان[22]۔ اور ماں کی طرف سے نسب اس طرح ہے۔ محمد[1] بن آمنہ[2] بنت وہب[3] بن عبدمناف[4] بن زہرہ[5] بن کلاب۔ یعنی چھٹی پشت پر باپ اور ماں کی طرف سے سلسلہ نسب ایک ہو جاتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح ہے
بن ابی قحافہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح ہے
الخطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح
عدی بن کعب۔

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا نسب اس طرح ہے
بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔

اور خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا نسب اس طرح ہے
ابی طالب بن عبد المطلب۔ کہ آنحضرت صلعم کے چچا زاد بھائی ہیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سرمہ بے نظیر

کثرت بینی کے سبب حضرت والد ماجد مولانا مولوی محمد عا[illegible]
صاحب نور اللہ مرقدہ کی نظر اسقدر کمزور ہو گئی تھی کہ چند قدم پر آ[illegible]
صحیح شکل کا پہچاننا مشکل تھا مختلف شیافات وقیمتی سرمے امتحان فرمائے لیکن نفع نہ ہوا حسن ا[illegible]
یہ سرمہ استعمال فرمایا تو بحمد اللہ چاند کی متوسط روشنی میں باریک خط پڑھنے لگے اور عینک جسکے عا[illegible]
تھے علیحدہ فرمادی نیز ہر سال آشوب چشم میں مبتلا رہتے تھے الحمد للہ تا وصال محفوظ رہے اس کے [illegible]
میں صدہا احباب کو مختلف امراض چشم میں استعمال کرانے سے یہ بھی تجربہ ہوا کہ ضعف بصارت دھند کے
نظر کا بکھرانا دھند سفیدی لمبے پانی بہنا بلکہ ابتدائی نزول الماء غرض آنکھ کے تمامی اُن امراض میں ج[illegible]
اپریشن ضروری نہ ہو بیحد مفید ہوا ہے خصوصاً طلباء ان لوگوں کیلئے جنکو آنکھ سے زیادہ کام لینا پڑتا [illegible]
اب چونکہ ۹ سال ہو چکے والد صاحب کے وصال کو اور یہ نسخہ عجیبہ بندہ ترکہ بلکہ وصیت پدری ہے
کتبخانہ عاشقیہ مصر قیصر گنج روڈ میرٹھ شہر یوپی نور محمد محمود الٰہی و مولانا محمد مسعود الٰہی بندہ محمد یعقوب [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com